REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۷ صفر ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۰ وفا ۱۳۴۱ ہش ۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ —

نخلہ ۱۸ جولائی ۱۹۶۲ء

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی اِس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹانگوں میں کچھ کمزوری محسوس فرماتے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں

دنیاوی اصولوں سے کوئی مکرم و معظم نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی ہے جو متقی ہے

"مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اُس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہونچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ھم الظالمون (سورۃ ق) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

مبلغ اسلام مکرم محمود احمد صاحب چیمہ ۲۱ جولائی کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ مورخہ ۲۱/۷/۶۲ بروز ہفتہ صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہوں گے۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر تشریف لائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم نور الحق صاحب تنویر ۲۱ جولائی کو ربوہ پہنچ رہے ہیں

مکرم نور الحق صاحب تنویر عرصہ ۶ سال کے بعد مرکز میں واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ مورخہ ۲۱/۷/۶۲ بروز ہفتہ شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ پہونچیں گے۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے سٹیشن پر تشریف لائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو گا۔ مجالس اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ نیز جو مجالس یا اراکین شوریٰ انصار اللہ کے لئے کوئی تجویز بھجوانا چاہیں وہ زعیم۔ زعماء اعلیٰ کی وساطت سے مجلس عاملہ مقامی کی منظوری سے معین القادر تجویز لکھ کر مرکز میں زیادہ سے زیادہ ۱۰ ستمبر تک بھجوا دیں۔ مجلس عاملہ مقامی کی منظوری کے بغیر کسی تجویز پر غور نہیں ہو سکے گا۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ربوہ کا موسم ربوہ ۱۹ جولائی۔ گزشتہ شب یہاں خاصی تیز بارش ہوئی۔ مغرب کے معاً بعد یکدم مطلع ابر آلود ہو گیا۔ اس کے بعد پونے نو بجے کے قریب موسلا دھار بارش ہوئی جو نصف گھنٹہ سے کچھ (اوپر) تک جاری رہی بعد ازاں رات گئے تک نسبتاً ہلکی بارش ہوتی رہی۔

قاضی شاہ بخت صاحب درویش کی وفات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عزیز صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ نے قادیان سے اطلاع دی ہے کہ قاضی شاہ بخت صاحب جو ایک مخلص احمدی صوبہ یو۔ پی کے رہنے والے تھے اور آخری عمر میں ثواب اور خدمت کی غرض سے قادیان آ گئے تھے وہ آگرہ ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے جس کی وجہ سے کاربنکل نکل آیا اور اسی مرض میں مرحوم نے وفات پائی۔ مرحوم کو قادیان سے کچھ عرصہ قبل وقف جدید کے کام کے سلسلہ میں موضع ساندھن ضلع آگرہ بھجوایا گیا تھا۔ مرحوم کے دو بچے پاکستان میں رہتے ہیں اور باقی عزیز یو۔ پی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے۔

مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۷/۷/۶۲

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء

موجودہ عیسائیت میں کفّارہ کا نظریہ انسانیت کی توہین ہے

ایک گذشتہ اداریہ میں ہم نے بیان کیا تھا کہ عیسائیت انسان کو پیدائشی گنہگار تصور کرتی اور اس پر اپنے تمام مذہب کا انحصار رکھتی ہے۔ اس کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ تمام انسان پیدائشی طور پر گنہگار ہیں۔ اس لئے وہ اپنی کوشش سے نجات نہیں پا سکتے تھے جب تک خود اللہ تعالیٰ اپنے بیٹے یسوع مسیح کی قربانی نہ دیتا۔

یہ دراصل یہ خیال بت پرستی سے لیا گیا ہے۔ جہاں انسان کی قربانی کو نجات کا ذریعہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا یہ خیال ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ تو صحیح دین لے کر مبعوث ہوئے تھے ورنہ آپ ہرگز لوگوں کو نیک بننے کی تبلیغ نہ کرتے۔ مسیحیوں نے یہ مغالطہ اس وجہ سے کھایا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنے پہ ایمان لانے کے لئے فرماتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پر ایمان لانا نیک بننے کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن صرف ایمان لانا نجات یا فلاح کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگرچہ عیسائی پادری زبانی یہی اصول پیش کرتے ہیں لیکن عملاً وہ بھی نیک اعمال ہی کو ضروری سمجھتے ہیں اور وہ ہرگز ایک ایسے شخص کو جو زبانی تو ایمان ایمان کرتا ہو مگر عملاً شیطانی کام کرتا ہو نجات یافتہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ موجودہ عیسائیت نے کفّارہ وغیرہ کے جو اصول بنائے ہیں یہ محض دھوکا ہے اس کا حقیقی "دین مسیحی" سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقی "دین مسیحی" وہی ہے جس کو اسلام نے نہایت وضاحت سے پیش کیا ہے۔ مسیحی پادری دین کا صرف ایک حصہ یعنی "ایمان" پیش کرتے ہیں۔ شروع شروع میں تو اس میں یہ حکمت ضرور تھی کہ جو شخص مکمل طور پر ایمان لے آتا ہے وہ نیک بھی بن جاتا ہے۔ مگر نجات کے لئے یہ طریق مکمل نہیں ہے۔ ایمان لانا دین کا نہایت اعلیٰ اور بنیادی جزو ہے۔ لیکن اگر اسکو ہی نجات کا کامل ذریعہ سمجھ لیا جائے اور گناہ کے متعلق یہ باور کرایا جائے کہ یسوع مسیح کی صلیبی موت انسانوں کے گناہ کا کفّارہ ہو چکی ہے تو انسان کے بگڑنے کا ہر وقت خطرہ موجود رہتا ہے۔ اور انسان یہ سمجھ کر کہ چلو گناہ کا کفّارہ تو "ابن مریم" پر ہو چکا ہے۔ اب دل کھول کر گناہ کرو چنانچہ آسکر وائلڈ ایک انگریز ادیب نے اسی کا بڑا مذاق اڑایا ہے اور اپنے ادبی شہکار میں کفّارہ کو گناہ کے فروغ کا ذریعہ ثابت کیا ہے۔

یہ ایک بہت بڑا نقصان ہے جو کفّارہ کی وجہ سے انسانیت کو پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ ہم نے بتایا دراصل یہ بت پرستانہ اصول ہے جو عیسائیت نے اپنا لیا ہے۔ بت پرستی میں بھی کفّارہ کا اصول بنیادی اصول سمجھا جاتا ہے کہ گنہگار انسان دیوی دیوتاؤں کے نذر نیاز دے کر اپنے گناہ بخشوا لیتا ہے عیسائیت میں پادریوں کے سامنے "اعتراف گناہ" کا اصول بھی اسی کی ایک کڑی ہے

اس اصول سے جو انسانیت کو دوسرا عظیم نقصان پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ انسان نے دین میں عقل کو بالکل بے کار سمجھ لیا ہے بظاہر ایک انسان کے گناہ اور یسوع مسیح کی قربانی میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ انسانی عقل ہرگز یہ مان نہیں سکتی کہ گناہ تو "الف" کرے اور اس کی سزا "ب" کو دی جائے۔ یہ سراسر عدل و انصاف کے تصور سے ہٹی ہوئی بات ہے۔ کہ کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا۔ یسوع مسیح تو بقول انجیل یہودیوں کی صلیب پر چڑھ کر "ایلی ایلی لما سبقتنی" پکاریں یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے اور اس کے ماننے والے شراب احمر کے پیالے بھر بھر کر پئیں اور بروں کے گوشت کے لذیذ کباب اڑائیں۔ خدا کے بیٹے کو تو صلیب پر کیل ٹھونک کر نعوذ باللہ یہودیوں کیلئے ہلاک کیا جائے اور پادری لوگ نوجوان لڑکوں اور نوجوان لڑکیوں کی ناچ اور رنگا رنگ کی محفلیں گرم کر کے دین کے لئے روپیہ جمع کریں الغرض کفّارے کے تصور میں انسانیت کی تذلیل و توہین کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

تیسری بات کہ انسان پیدائشی طور پر گنہگار پیدا ہوتا ہے نہایت ہی مایوس کن ہے اور گناہ کے فروغ کا نہایت موثر عذر ہے۔ جب انسان گناہ سے چھٹکارا پا ہی نہیں سکتا تو پھر گناہ سے بچنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب انسان پیدائشی طور پر گنہگار ہے اور اس کی آئندہ نسل بھی پیدائشی طور پر گنہگار

. . . .

. . . . . ہی پیدا ہوگی تو کیا بہتر نہیں ہے کہ انسان بچے پیدا کرنے ہی چھوڑ دے آخر ایک پیدائشی گنہگار کو دنیا میں لانے کا ذریعہ بننا کہاں کی عقلمندی ہے بالغرض کفّارہ کا اصول انسانی شرافت اور انسانی دانش کی سخت تذلیل اور توہین ہے اس کے مقابلہ میں اسلام جو اصول پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ

لقد خلقنا الانسان
فی احسن تقویم۔
ثم رددنٰه اسفل
سافلین۔ الا الذین
اٰمنوا وعملوا الصلحٰت
فلهم اجر غیر
ممنون۔

یعنی تحقیق ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے یعنی وہ پیدائش کے وقت بالکل معصوم ہوتا ہے البتہ ہم نے اسکو آزاد اور مختار پیدا کیا ہے کہ خواہ نیکی اختیار کرے یا اسفل سافلین کے گڑھے میں جا گرے مگر جو لوگ ایمان لاتے اور اعمال صالح بجا لاتے ہیں ان کے لئے غیر محدود اجر ہے۔

اول یہ بات ہے کہ اسلام کے نزدیک ہر انسان معصوم پیدا ہوتا ہے۔ مگر اپنے اعمال میں مختار اور آزاد ہونے کی وجہ سے وہ تباہی کے گڑھے میں گر سکتا ہے پھر بھی جو لوگ ایمان لاتے اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں وہ غیر محدود اجر پانے کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ انسان فطرتاً نیک ہے صرف بُرے اعمال کر کے وہ تباہی کے گڑھے میں گر جاتا ہے لیکن چونکہ وہ فطرتاً نیک ہے اس لئے ایمان اور اعمال صالح سے وہ مستحق اجر ہو جاتا ہے یعنی سعادت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج پر ترقی پا سکتا ہے

اس طرح اسلام نے جہاں انسان کو ابتداً نیک تصور کیا ہے اس کے گنہگار ہونے کے بعد اصلاح کر لینے کا بھی امکان واضح کر دیا ہے۔ یہ کس قدر عقل کو اپیل کرنے والی بات ہے کہ ایک انسان جو فطرتاً نیک ہے اگر وہ گمراہ بھی ہو جائے تو وہ راہ راست پر آ سکتا ہے لیکن بقول موجودہ عیسائیت چونکہ انسان طبعاً گنہگار ہے۔ اس لئے وہ جس گناہ کے گڑھے میں گرا ہے اس سے قیامت تک نہیں نکل سکتا۔ انسانیت کیلئے کتنا مایوس کن اور خطرناک نظریہ ہے کس طرح انسان کو روحانی اور اخلاقی طور پر اپاہج بنانے والا ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ جب انسان سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے اس کو سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے لیکن ہدایت اور رہنمائی انسان کے اپنے اصلاح کے امکانات کو ابھارنے کے لئے ہوتی ہے۔ البتہ بعض دفعہ بچوں کی طرح اس کی انگلی پکڑ کر کھڑا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو سدھرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو قوتیں دی ہیں وہ بے کار ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والذین جاهدوا
فینا لنهدینهم سبلنا

یعنی جو لوگ ہمارے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ کتنا امید افزا پیغام ہے۔ جب انسان گند کی وادی میں دور تک نکل جاتا ہے اور یکدم اس کے دل میں گناہ کی کراہت پیدا ہوتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو ایسی صورت میں واقعی اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور اسکو آگ اور کانٹوں سے بچا کر سلامتی کے شہر میں لے آتا ہے۔ مگر وہ اس طرح نہ تو انسانیت کی توہین و تذلیل کرتا ہے اور نہ عدل و انصاف کو ہاتھ سے چھوڑتا ہے۔ وہ کسی کے گناہوں کا پشتارہ دوسرے کے کندھے پر نہیں رکھتا بلکہ اسلام بتاتا ہے کہ

لا تزر وازرة وزر
اخرىٰ

یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ انسان کو بچانے کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے کو ناحق بلا وجہ عذاب کی نذر کرنا آخر کہاں کا انصاف ہے۔ ایمان بالغیب تو واقعی ایک ضروری امر ہے لیکن ایمان بالکفارہ تو انسانیت کی کھلی کھلی تذلیل ہے اور انسان کو بنانے والے پر نہایت نامعقول اعتراض ہے کہ اس نے انسان کو ایسا مکمل اور گنہگار بنایا ہے کہ اب بغیر ایک بے گناہ پر ظلم و ستم ڈھانے کے اس کی نجات ہی نہیں ہو سکتی۔ اور ایسی نجات آخر ہے کس کام کی ؟

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردیٔ ہمسایہ در بہشت

پھر اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے وہ کسی دوسرے کو ایسا تصدیعہ دئے بغیر ہی انسان کے ایسے گناہ بخش سکتا ہے۔ جن پر قابو پانا اس کا اختیار نہیں رہا۔ مثلاً جو گناہ انسان کر چکا ہے وہ "سچی توبہ" سے معاف ہو سکتے ہیں۔ اگر انسان اپنی زندگی میں "سچی توبہ" کے ساتھ تبدیلی کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے گذشتہ گناہ

(باقی ص ۸ پر)

ماضی کے خزانے

توبہ سے زیادہ سخت اور کونسی سزا ہے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہٗ

عیسائی اور آریہ صاحبان یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب کے مطابق کوئی گناہ معاف نہیں ہوسکتا اور ضروری ہے کہ انسان کو اس کے ہر گناہ کی سزا ملے، اس لئے عیسائیوں کو کفارہ کی پناہ لینی پڑی۔ اور انہوں نے اپنے گناہ خدا کے فرزند پر لاد دیئے۔ اور پھر وہ جہنم میں چند روز کے لئے داخل ہوا۔ تا کہ ان کے گناہوں کا کفارہ ٹھہرے۔ دوسری طرف آریہ صاحبان کو تناسخ ایجاد کرنا پڑا۔ تا کہ لوگ اپنے گناہوں کی سزاؤں میں ہر قسم کی جونوں میں چکر کھاتے اور تکلیفیں اٹھاتے پھریں۔ برخلاف اس کے ایک مسلمان کہتا ہے کہ میرا خدا میرے گناہ معاف کرسکتا ہے۔ وہ سزا بھی دیتا ہے مگر اس میں عفو کی بھی طاقت ہے اور ایک اعلیٰ طریقہ معافی کا اس نے یہ بھی مقرر کیا ہے کہ انسان اس گناہ سے سچی توبہ کرے۔ لیکن اس توبہ کے لفظ کو دوسرے مذاہب والوں نے ایک تمسخر بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ پہلے تو گناہ کرلیا۔ پھر منہ سے توبہ توبہ کہہ دیا چلو گناہ معاف ہوگیا۔ گناہ تو تبھی معاف ہوسکتا ہے جب اس کی سزا اس کو ملے۔ اور جو نافرمانی اس نے کی تھی۔ اس کے تلخ نتائج وہ خود چکھے ورنہ توبہ کا لفظ صرف ایک بہانہ اور طفل تسلی ہے اور ایک دھوکا ہے جس کی وجہ سے انسان گناہوں پر اور دلیر ہوجاتا ہے۔ وہ مذہب سچا نہیں ہوسکتا جس میں گناہ کی سزا نہ ہو۔ بلکہ صرف توبہ توبہ کہہ دینے سے وہ گناہ معاف ہوجائے۔

دراصل یہ سارا اعتراض توبہ کے معنی نہ سمجھنے سے پیدا ہوا ہے اور نیز اس خیال سے پیدا ہوا ہے کہ اسلام گناہ کو بے سزا کے چھوڑ دیتا ہے۔ اگر توبہ کے حقیقی معنے اور گناہ کے سزا کی نوعیت معترض پر واضح ہوجائے تو امید ہے کہ پھر ایسے اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ میں اس مسئلہ کو دلائل سے نہیں بلکہ مثال سے واضح کرتا ہوں کیونکہ مثال کو انسان دلائل کی نسبت زیادہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

مثال نمبر ۱

مسٹر متلاشی مسیح نے اپنے دفتر کی رقم میں سے کچھ روپیہ غبن کیا۔ کیونکہ پہلی بار ایسا کیا تھا ان کی ضمیر نے ملامت کی اور وہ سیدھے پادری صاحب کے پاس پہنچے اور کہا کہ مجھ سے ایک بُرا کام ہوگیا ہے آپ مجھے مشورہ دیں کہ کیا کروں انہوں نے کہا کہ تم سچے دل سے خداوند مسیح پر ایمان رکھو وہ تمہارے سب بوجھ اٹھائے گا۔ اس پر متلاشی مسیح صاحب نے آمنّا و صدّقنا کہا اور سارے گناہ کا بوجھ ان کے دل پر سے دُور ہوگیا اور ان کی تسلی ہوگئی کہ جب میرے گناہ کا اٹھانے والا موجود ہے پھر مجھے کیا فکر۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے بد اعمال میں اور دلیر ہوگئے، اور دل کھول کر ہر ناجائز آمدنی پر ہاتھ مارنے لگے اور اس بات پر مطمئن ہوگئے کہ ایک عیسائی کے لئے کوئی گناہ، گناہ ہی نہیں، اور اس طرح کفارہ ان کی اصلاح کرنے میں فیل ہوا۔

مثال نمبر ۲

مہاشہ الٹھنی لال نے بعض بداطوار دوستوں کے اثر کی وجہ سے ایک نامناسب مجلس میں شمولیت اختیار کی اور حالات کا اثر ایسا ہوا کہ ان لوگوں کے ساتھ ہی وہ بھی بدکاری میں ملوث ہوگئے مگر چونکہ ایک بڑا گناہ کیا تھا ان کو صبر نہ آیا اور سیدھے سوامی دھوکانند صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ مجھ سے ایک بڑا پاپ سرزد ہوگیا ہے مجھے کوئی اصلاح دیں۔ سوامی جی نے تفصیل سنکر کہا کہ شاستروں میں لکھا ہے جو عورت ایسا پاپ کرے وہ دوسرے جنم میں گائے پیدا ہوگی۔ مرد کے بارے میں صراحت نہیں شاید وہ سانڈ بن کر پیدا ہو یا ایسا ہی کوئی اور جنم لیتا ہو۔ مہاشہ جی نے کہا کہ آئندہ جنم کی بابت میں نہیں پوچھتا۔ اب کیا کروں اس پر سوامی صاحب سر ہلاکر بولے کہ اب تو جو کر چکے سو کر چکے وہ تو معاف ہوتا نہیں، اور آئندہ جو جنم لوگے وہ رکتا نہیں۔ یہ سنکر بے چارے واپس آگئے اور اپنے دوستوں کے سامنے یہ حال سنایا تو وہ کہنے لگے کہ بھئی وہ جنم تو جب آئے گا سو آئے گا، تم اب کیوں ایسے پرہیزگار بنتے ہو۔ اب تو تم نے سانڈ بننا ہی ہے وہ سزا تو ٹل نہیں سکتی۔ اس دنیا کے مزے کیوں چھوڑتے ہو۔ ایک جنم بیل بنے یا سات جنم لیا سب برابر ہے۔

چنانچہ مہاشہ جی نے بھی سمجھ لیا کہ جو ہوگیا اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ اور آئندہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اگر بیل یا سانڈ بھی بن گئے تو بھی کیا نقصان ہے، اس لئے وہ بھی بے پرواہ ہوکر دنیا کی بداعمالیوں میں غرق ہوگئے۔ اور آریہ مت ان کو پاک نہ کرسکا۔ اور نہ آئندہ ان کی اصلاح ہوئی۔

مثال نمبر ۳

اب شیخ عبدالتواب کا حال سنیئے۔ یہ صاحب ایک متموّل باپ کے وارث ہوئے لیکن تعلیم دینی اچھی تھی۔ اور بزرگوں کی صحبت کا فیض حاصل کرچکے تھے۔ باپ کی دولت ملتے ہی حسب معمول آوارہ گرد ان کے گرد بھی جمع ہونے شروع ہوئے اور رفتہ رفتہ بُری صحبت اور آزادی کی وجہ سے یہ بھی پھسل پڑے۔ چنانچہ ایک دن یہاں تک نوبت پہنچی کہ شراب نوشی تک کا ارتکاب کرلیا۔ فطرت نیک تھی اور دین کا علم دل میں محفوظ نشہ اترنے کے بعد تین دن سرگرداں رہے۔ اپنی حالت اور اپنے خاندان کی حالت اور اپنے گناہ اور اپنی تعلیم اور ان باتوں کے نتائج پر غور کیا تو نہایت پریشان ہونے اور سوچنے لگے کہ کیا کیا جائے۔ یہ راستہ تو ہلاکت کا ہے اور چند دن میں مال صحت عزت اور خاندان سب کی تباہی ہے، اور اس سے زیادہ خدا کی ناراضگی۔ اس وقت ان کے استاد صوفی حقیقۃ الدین کی تعلیم ان کے کام آئی۔ اور انہوں نے اٹھ کر پہلے غسل کیا، پھر اپنے کمرے کا دروازہ بند کرکے نفل نماز میں کھڑے ہوگئے۔ اور نہایت گریہ وزاری اور عجز و انکسار سے اس نماز کے ہر رکن کو ادا کیا، سر جھکا ہوا تھا۔ اور آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔ قیام میں نہایت عاجزی سے یہ دعا کی کہ یا اللہ میں نے بڑا گناہ کیا ہے، تیرے حکم کی مخالفت کی اور اپنے نفس پر سخت ظلم کیا۔ میں اپنی نالائقی کا اقرار کرتا ہوں۔ میں سخت نادم اور شرمندہ ہوں مجھے معاف کر اور درگزر فرما۔ میں نالائق کمزور اور بے سمجھ بندہ ہوں میری چشم پوشی اور پردہ پوشی فرما۔ اس در کے سوا اب کہاں معافی مانگنے جاؤں کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

غرض بڑے سوز و گداز سے وہ اپنے گناہ کا اقرار کرتے اور اپنے خدا سے معافی مانگتے رہے۔ رکوع میں گئے تو اس سے بھی زیادہ رقت تھی اور بار بار عاجزانہ کہتے تھے کہ اے میرے خداوند جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے آئندہ ساری عمر کبھی ایسا فعل پھر نہیں کروں گا کبھی نہیں کروں گا۔ کبھی نہیں کروں گا۔ کبھی نہیں کروں گا اور پکا عہد کرتا ہوں کہ اگر انسان کی نسل اور مسلمان کا فرزند ہوں تو اب ہرگز ہرگز ایسی بات کے پاس بھی نہیں پھٹکوں گا۔ اے میرے رب میں سچے دل سے تیری ہی قسم کھا کر اقرار کرتا ہوں کہ مجھ سے پھر ایسی غلطی سرزد نہ ہوگی۔ مجھے معاف کر کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھے طاقت دے کہ میں اپنی توبہ کے عہد پر قائم رہوں کہ تیرے فضل اور رحم کے سوا میں کمزور ہوں۔ سجدہ میں گئے۔ تو سوز و گداز اور بھی زیادہ ہوگیا۔ اور سر نیاز کو زمین پر رکھتے ہی عبدالتواب کی چیخیں نکل گئیں اور انہوں نے اپنے رب کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر عرض کی کہ اے میرے اللہ جو کچھ سرزد ہوچکا اسے معاف فرما۔ اور آئندہ کے لئے توفیق دے کہ پھر ایسی بات میں مبتلا نہ ہوں اور میرے عہد کو نبھانے میں میری مدد کر جو غلطی کرچکا ہوں وہ پھر نہ کروں اور اس کی جو سزا ہے اس سے مجھے محفوظ رکھ۔ کیونکہ تو معاف کرنے پر بھی ویسا ہی قادر ہے جیسا سزا دینے پر مجھے اپنے اعمال کے اس بُرے عمل کے دھونے کے لئے توفیق دے۔ (باقی)

سچّے احمدی کی دلی تڑپ

ہر مخلص اور سچے احمدی کی یہ دلی تڑپ ہے کہ وہ اپنے پیارے امام اطال اللہ بقاءہٗ کے روح پرور خطبات اور زندگی بخش فرمودات سے ہمیشہ مستفید ہوتا رہے۔

آپ الفضل کے ذریعہ اپنی اس دلی تڑپ کو پورا کرنے کا سامان بآسانی کرسکتے ہیں۔ اس کے لئے صرف دس پیسوں کے خرچ کی ضرورت ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

اس کے مقابل پر کثرت سے نیک عمل کروں اور تیری مخلوقات کو بھی جو اسی طرح کی گندگیوں میں پڑی ہے ایسے گناہوں سے نکالوں اور ان کی زندگی کو درست بناؤں غرض شیخ عبد التواب کی وہ نمازِ توبہ کیا تھی وہ ان تمام سزاؤں سے بہت سخت سزا تھی جو کوئی گورنمنٹ یا پولیس یا برادری یا حاکم کسی مجرم کو دے سکتے ہیں بلکہ ان سزاؤں سے تو ملزم بچنا چاہتا ہے اور اگر دی جائیں تو اس کے اندر سزا کے بعد ایک جذبۂ کینہ اور غصہ کا اس کے برخلاف پیدا ہوتا ہے اور ہرگز آئندہ کی اصلاح نہیں ہوتی۔ ۳ سال کی قید بامشقت اور ہزار بید پشت پر وہ ندامت اور دل کی نرمی پیدا نہیں کر سکتے جتنا انسان کے اپنے نفس کی سچی توبہ۔ اور تمام خلائق کی لعنت و ملامت وہ اصلاح انسان کے اندرونہ کی نہیں کر سکتی جتنا تائب ضمیر کی روحانی گدازگی۔ اور ہزار آدمیوں کی ممانعتیں کسی انسان کو آئندہ کے لئے اس جرم سے نہیں روک سکتیں چنانچہ سچی توبہ کے وقت کا دلی اقرار جو وہ اپنے خدا کے آگے سر جھکا کر کرتا ہے کہ اب آئندہ مجھ سے ایسا فعل سرزد نہیں ہوگا اور کوئی سخت سے سخت سزا کسی گنہگار انسان کو آئندہ کے لئے نیکوکار نہیں بنا سکتی جتنا ایک سچے توبہ کرنے والے کا عہد کہ میں ہمیشہ اس گناہ کی تلافی کے لئے اس کے بالمقابل کی نیکیاں نہ صرف خود کروں گا بلکہ سوسائٹی میں سے اس بدی کی جڑ اکھیڑ کر نیکی کے پودوں کی نشوونما کروں گا۔

چنانچہ عبد التواب نے ایسا ہی کیا اس کے تین دن جو توبہ استغفار میں گزرے وہ آگ جہنم کی سزا کے دن تھے ضمیر اس کو پھٹکار رہا تھا اس کی عقل اس کو شرمندہ کر رہی تھی اس کا دین اس کو ملامت کر رہا تھا حتیٰ کہ آخر اس نے سچی توبہ کا فیصلہ کر لیا وہ اس سے زیادہ رویا جتنا کسی عدالت سے سزا پانے پر روتا اس کا عہد ہزار رجسٹروں سے زیادہ پختہ عہد تھا اور اس کی آئندہ زندگی ایسی پاک ہو گئی جیسا بھٹی سے نکل کر سونا کندن ہو جاتا ہے چنانچہ ایسا ہوا کہ نہ صرف اس نے اس گناہ سے بلکہ ہر گناہ سے توبہ کی اور آئندہ ہمیشہ وہ لوگوں کی اصلاح میں مصروف رہا۔ بیسیوں شرابیوں سے اس نے شراب، جوا اور سینکڑوں بد اعمال اس کی صحبت میں بیٹھ کر نیک کردار بن گئے

گناہوں کا حقیقی علاج توبہ ہی ہے

اب اے پادری اور مہاتمہ صاحبان سچ بتائیے کہ گناہ کی سزا عبد التواب کو ملی یا ان دوسرے دونوں صاحبوں کو جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے پھر یہ اعتراض کہ توبہ ایک بہانہ ہے اور بے سزا کے گناہ کا معاف ہونا ایک بیہودگی ہے کہاں تک درست ہے؟ بات یہ ہے کہ آپ کو خود کبھی سچی توبہ کی چاشنی نصیب نہیں ہوئی۔ میرے دوستو فرق صرف یہ ہے کہ آپ کی تجویز کردہ سزا جسمانی اور ہلکی ہے اور توبہ کی سزا روحانی اور شدید ہے آپ کی سزا کے بعد انسان پھر گناہ کرتا ہے بار بار کرتا ہے بلکہ دلیر اور ڈھیٹ ہو جاتا ہے اور سچی توبہ کی سزا بھگتنے کے بعد نہ صرف وہ خاص گناہ نہیں کرتا بلکہ دوسرے گناہوں کو بھی ترک کر دیتا ہے اور نیکی میں ترقی کرتا ہے۔ خدا آپ کو بھی سچی توبہ نصیب کرے

اف وہ ندامت! وہ ذلت کا احساس! وہ دل پگھل کر نکلنے والے آنسو! وہ سوز و گداز! وہ کلیجہ بھون کر باہر نکلنے والی افسوس کی آہیں! اے آریہ مت والو! تم نے یہ خوفناک سزائیں دیکھی ہی نہیں۔ وہ اپنے آقا کے سامنے ہاتھ جوڑنا وہ اس کے چرنوں پر سر رکھ کر گڑگڑا کر معافیاں مانگنا۔ وہ قسمیں کھا کھا کر آئندہ اس کی نافرمانی سے بچنے کا عہد کرنا وہ ساری عمر تلافیٔ مافات کے طور پر نیک اعمال کرنے کی کوشش میں لگے رہنا اے پادری صاحبان! آپ نے ان باتوں کی چاشنی چکھی ہی نہیں!!

پھر ایسی سچی توبہ کے بعد ضمیر پر سے بوجھ اتر کر اس کا ہلکا ہو جانا اور اپنے خدا میں اپنی پناہ اور ابدی راحت محسوس کرنا اور اس رب العالمین تواب الرحیم کا سچی توبہ کو قبول کر کے اس عاجز بندے کو قبولیت کا نشان دینا اور رجوع برحمت کر کے اس کی زندگی کو نیکی اور فضل سے معمور کر دینا اور آئندہ گناہ سے بچنے کی طاقت بخشنا اور ایسے تائب بندے کے ساتھ پہلے سے زیادہ محبت اور کرم اور رحم سے پیش آنا اس کی پردہ پوشی کرنا اور اس کے گناہ کی سزا سے اسے محفوظ رکھنا اور اسے روحانیت کے میدان میں بڑھنے کی قوت عطا فرمانا۔ اے تائب احمدی مسلمانو تمہارے سوا کوئی ان رازوں سے واقف ہی نہیں ہے

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کے سالانہ جلسہ کی مختصر روئداد

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا پینتالیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۸ جولائی ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوا احمدی ہونے سے پہلے یہاں میلہ ہوا کرتا تھا احمدی ہونے کے بعد میرے والد صاحب محترم سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا نے ۱۹۱۸ء میں میلہ کی بجائے تربیتی جلسہ کی بنیاد رکھی۔ خاکسار اس وقت سے ہر سال جلسہ منعقد کرتا ہے۔ غیر از جماعت احباب کے علاوہ امسال رینالہ ضلع منٹگمری۔ جماعت احمدیہ سید والہ بارٹن۔ چوہڑا۔ آنبہ۔ جماعت بھینی جماعت ناتو ڈوگر۔ نیاں کوٹ۔ ٹھٹھہ ناظریاں۔ ڈھاکے۔ ٹرپڑی والی ضلع شیخوپورہ۔ ربوہ اور لاہور سے احمدی مرد عورتیں اور بچے کثرت سے شامل ہوئے۔ حاضری ۹ صد تک تھی۔ لاؤڈ سپیکر اور پردہ کا انتظام تھا۔

مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۲ء سے ہی مہمان آنے شروع ہو گئے مہمانوں کی زیادتی کے پیشِ نظر رات کو ایک اجلاس زیر صدارت مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی کیا گیا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم جناب مولوی محمد حسین صاحب نے "ہر احمدی اپنا مقام سمجھے" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔

دوسرا اجلاس ۸ جولائی صبح ۹ بجے زیر صدارت سید لال شاہ صاحب شروع ہوا تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا نے افتتاحی تقریر فرمائی ان کے بعد

۱۔ مکرم شیخ محمد صاحب رینالہ ضلع منٹگمری ۲۔ مکرم عبد اللطیف صاحب لاہور

۳۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہ صاحب شاہد پی ایچ ڈی ربوہ۔ (۴) مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی ضلع شیخوپورہ نے تقاریر فرمائیں تقریروں کے درمیانی وقفہ میں نظمیں بھی پڑھی گئیں بفضل خدا یہ اجلاس ۱۲ ½ بجے دوپہر برائے کھانا کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے ملتوی ہوا۔

تیسرا اجلاس: کھانا کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد ۲ بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی ضلع شیخوپورہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے تربیتی تقریر فرمائی ان کے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی ضلع لاہور نے تقریر فرمائی۔ درمیانی وقفہ میں نظمیں بھی پڑھی گئیں ان کے بعد مکرم صدر صاحب نے تقریر فرمائی اخیر میں سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا نے الوداعی تقریر کی اور دعا فرمائی اور یہ اجلاس بفضل خدا کامیابی اور خیر و عافیت سے ۵ ½ بجے ختم ہوا۔

جلسہ کے اختتام پر مکرم جناب سید سردار احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ مسکین نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے پرزور دعا کی تحریک فرمائی

(طالب دعا محمد امین شاہ معتمد شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ)

الصدقة تدفع البلاء

(حدیث شریف)

سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

الصدقة تدفع البلاء

یعنی صدقہ دینے سے اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے چنانچہ ہمارے ایک مخلص دوست مکرم ملک غلام نبی صاحب (والد ملک عبد المجید صاحب مجید آئرن سٹور گولبازار ربوہ) سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ آج کل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں دفتر ہذا کو مبلغ -/۱۰ روپے دے کر تعمیر مساجد ممالک بیرون جیسے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب موصوف کی جملہ پریشانیوں کو جلد دور فرمائے نیز ان کی بچی کو جو بیمار ہے اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کچھ عرصہ سے چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہر ایک شر سے بچا کر خدمت دین کا زیادہ سے زیادہ موقعہ عطا فرمائے (چوہدری سعید احمد نگر پارکر ضلع تھرپارکر)

۲۔ میرے بھائی رشید احمد ارشد نے امسال ایم اے (انگلش) کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(میاں غلام احمد لائل پور)

۳۔ خاکسار کی بھاوجہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ فیض احمد صاحب کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(خاکسار سلطان احمد مجاہد۔ معلم وقف جدید)

معاصرین کی آراء

خودساختہ نمائندگی "اس دفعہ حج کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں ۳۲ مسلمان ممالک کے ۱۲۰ نمائندے جمع ہوئے اور انہوں نے "رابطہ عالم اسلامی" کے نام سے تمام دنیائے اسلام کی ایک نمائندہ جماعت بنائی اس اجتماع میں پاکستان کے بعض علماء بھی شریک تھے۔ جو پاکستان کی اس عالمی اسلامی تنظیم میں نمائندگی کر رہے تھے، اس اجتماع میں بعض ایسی باتیں کی گئیں اور اس قسم کی قراردادیں منظور ہوئیں جن کی زد بعض دوسرے مسلمان ملکوں پر پڑتی ہے اور ان کے حکمران ہدف تنقید بنتے رہیں۔

مطلب یہ کہ اس اجتماع کی حیثیت بین الاقوامی یا زیادہ صحیح الفاظ میں "بین الاسلامی" تھی۔ اور اس میں پاکستان کی طرف سے جو حضرات نمائندگی کر رہے تھے ایک لحاظ سے ان کے اقوال و افعال کو پاکستان کی پالیسی کا آئینہ دار سمجھا جا سکتا تھا۔ حالانکہ یہ درحقیقت نہیں کیونکہ یہ حضرات اپنی جماعتوں کے تو بے شک نمائندے ہوں گے۔ لیکن پاکستان کی رائے عامہ کی وہ کسی اعتبار سے بھی نمائندگی نہیں کرتے تھے۔ اب اگر فرض کیا جائے قاہرہ میں اسلامی ممالک کے نمائندوں کا کوئی اجتماع منعقد ہو اور اس میں ایسے پاکستانی علماء شریک ہوں، جو صدر ناصر کے اتنے خلاف نہیں، جس قدر مکہ معظمہ کے اجتماع میں شریک ہونے والے ہمارے علماء تھے۔ اور وہاں جا کر وہ اُن سے بالکل الٹ باتیں کریں تو اس سے بین الاسلامی دنیا میں پاکستان کا کیا وقار رہ جائے گا۔ اور دوسرے مسلمان ملکوں کے عوام ان علماء میں سے کس کو پاکستانی رائے عامہ کا نمائندہ سمجھیں گے۔

ہماری تجویز یہ ہے کہ اندرون پاکستان ہماری مذہبی جماعتیں جو چاہیں کہیں اور کریں۔ سوائے رائج الوقت قانون کے ان پر کوئی پابندی نہ ہو۔ لیکن جہاں تک بین الاسلامی اجتماعات میں پاکستان کے نمائندوں کی حیثیت سے کسی مذہبی جماعت کے رہنما کی شرکت کا تعلق ہے۔ اس کی کھلی آزادی نہیں ہونی چاہیئے اور اگر وہ دینی اجتماعات میں شریک ہوں۔ تو ملک کے اندر اور باہر سب پر یہ واضح ہونا چاہیئے کہ وہ اگر نمائندے ہیں۔ تو اپنے یا اپنی جماعتوں کے، پاکستان کے ہرگز نمائندے نہیں اس کی صراحت اور اعلان بے حد ضروری ہے ورنہ ہمارے یہ نام نہاد نمائندے اکثر مسلمان ملکوں کو ہمارا دشمن بنا دیں گے اور ان کی وجہ سے ہمارے مخالفوں کو ہمیں بدنام کرنے کے وسائل ہاتھ میں آجائیں گے۔

(بصیرت یکم جولائی ۱۹۶۲ء)

اخوان الصفا کا ہندی ایڈیشن

مولوی نذیر احمد صاحب کاشمیری ایک مراسلے میں لکھتے ہیں:- گذشتہ دو ماہ سے مشہور مصنف و اہل قلم جناب سید ابوالحسن علی صاحب اور کسی زمانے کے مشہور مناظر اور اب کے صوفی و محدث مولوی منظور نعمانی صاحب کی زیر نگرانی "ندائے ملت" کے نام سے ایک ہفتہ وار اردو نکلنا شروع ہوا ہے۔ اغراض و مقاصد کی فہرست تو اخبار کے آخری ورق کے اندرون حصے میں شائع کی جاتی ہے۔ لیکن اگر ان تمام اغراض کو مسلمانانِ ہند کے موجودہ موقف کے مقابل رکھ کر دیکھا جائے تو پھر یہ سب مقاصد صرف ایک مقصد میں سمٹ آتے ہیں۔ اور وہ ہے مسلمانوں کو موجودہ انتشار فکر و عمل سے نجات دلاتے ہوئے ان میں ایک نئے فکر و اعتقاد کی تعمیر۔ اگر انتشار فکر و عمل سے نجات کے معنی صرف یہ ہوں کہ دہلی لکھنؤ کی عمدہ زبان میں ساری بے یقینیوں اور لاادریتوں کو لپیٹ کر اس طرح رکھ دیا جائے کہ جو سمجھا وہ بھی اور جو نہ سمجھا وہ بھی واہ واہ کہہ اٹھے تو پھر سید ابوالحسن علی صاحب بہت بڑی حد تک اور مولوی منظور نعمانی صاحب کسی نہ کسی حد تک یہ ملی فرض ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ لیکن اگر انتشار فکر و عمل سے نجات کے یہ معنی ہیں کہ ان معماران ملت کا دل کسی ایسے نصب العین سے بندھ چکا ہے کہ جس کی طرف ملت کی رہنمائی بالیقین ملت کو زندہ کرتے ہوئے اسے موجودہ ماحول میں مومنانہ کردار کا مظہر بنا دے تو پھر اس حقیقت کو سب کو جان لینا چاہیئے کہ اس لحاظ سے ہمارے یہ معماران ملت صرف "اخوان الصفا" کا ہندی ایڈیشن ہیں۔ جب ضرورت داعی ہو یہ لوگ مفکر بن سکتے ہیں اور جب حالات کا دباؤ پڑے تو "ذاکر و شاکر" پیر صاحب بن سکتے ہیں۔ مگر دونوں حلقوں میں سے ایک کی Integrity بھی ان میں مفقود ہے۔ میں نے ان کو مردہ اور بے حس لاشوں کے ارد گرد مراقبہ کرتے دیکھا ہے۔ میں نے انہیں ایسے لوگوں کے ارد گرد تفسیر قرآن کے "سیاسی محرکات" سمجھنے کی نیت سے بیٹھے ہوئے بھی دیکھا ہے کہ جو چند چالو قسم کے نتائج فکر کو حقیقت قرآن کی حیثیت سے عمر بھر پیش کرتے رہے۔ میں نے انہیں سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے ارد گرد "تاسیس ملت دین" کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بالآخر ایک مخصوص حلقہ تقلید کو وسعت دینے کے لئے یہ تلقین کرتے بھی پایا ہے کہ "دیکھو بھائیو! جیسے اہل اللہ سے کسب فیض حاصل کرنا ہو اور وہ اپنی تنقیدی فکر پر تالے ڈال کر ان کی مجلس میں حاضر ہو۔ پھر انشاء اللہ محرومی نہ ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اگر قوتِ تنقید کا پورا خزانہ ہی زیر قفل کر دیا جائے تو پھر کون ہے جو انسان کو محروم ہونے کا یقین دلا سکے۔ یہ ہیں ان لکھنوی و دہلوی ادیبوں کے مبادیات یقین و ایمان قرارداد مقاصد کو دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ اب صدر کے ایمانیات کے علاوہ ان لوگوں کے دماغ پر سیاسی دباؤ بھی پڑ رہا ہے۔ (ہندوازم کے مقابل بھی اپنا ردعمل تعین کرنے کی کوشش کی ہے) اور اب انہیں لاادریتوں قسم کے ایمان پر ملت کی تنظیم کے لئے نیا قدم بھی مجبوراً اٹھانا پڑ رہا ہے۔ حالانکہ ہمیں کسی نئی ذمہ داری اٹھانے کی گنجائش نہ تھی۔ مگر پھر بھی ایثار و مجاہدے کو کام میں لاتے ہوئے یہ نیا قدم اٹھانا ہی پڑے گا"

(صدق جدید ۶ر جولائی ۱۹۶۲ء)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرماویں

ماہانہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجالس نے تجنید کا کام پورے طور پر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچایا۔ واضح رہے کہ سال رواں کی سکیم کے مطابق تجنید کا کام مندرجہ ذیل تین امور پر مشتمل ہے۔

اوّل۔ رجسٹرڈ تجنید۔ ہر مجلس یا اسکے مختلف حلقوں میں ایک ایسا رجسٹر ہو۔ جس میں تمام اراکین کے نام حسب ذیل کوائف کے مطابق درج ہوں:۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نام۔ ولدیت۔	تاریخ پیدائش۔	پیشہ۔	تعلیم۔	کب مجلس میں شامل ہوا	کب فارم دکنیت پُر کیا۔	کب مجلس سے چلا گیا

دوم۔ حزب بندی۔ مجلس کے خدام کی حزب وار تقسیم اور حزب پر سائق کا تقرر۔ سائق کو اپنے حزب کے اراکین کے نام ایک ترتیب سے زبانی یاد ہوں۔

سوم۔ فارم رکنیت۔ ایسے تمام خدام سے جنہوں نے فارم رکنیت پُر نہیں کئے یا نئے شامل ہوئے ہوں پُر کروا کر مرکز میں بھجوائے جائیں۔

آئندہ مجالس اپنی ماہانہ رپورٹوں میں درج کریں کہ انہوں نے یہ تینوں کام کس حد تک کر لئے ہیں۔ اس کے بغیر رپورٹ نامکمل سمجھی جائے گی۔

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ـــ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں۔ اس سلسلہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

برادرم عبداللطیف صاحب قریشی اجمیری۔ ۱۴ر جولائی ۱۹۶۲ء کو مغربی جرمنی جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند تعالےٰ انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

(عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر غربی - ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

بعض ضروری ہدایات

مورخہ ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انشاء اللہ منعقد ہوگا اس اجتماع کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں لجنات کو چاہیئے کہ ان کے مطابق ناصرات الاحمدیہ کو پوری تیاری کروائیں اور ہر مقام پر ناصرات کا اجتماع کروائیں ہر جگہ کی تمام لڑکیاں نہ تو سالانہ اجتماع کے موقع پر شریک ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ساری حصہ لے سکتی ہیں اس لئے اپنی اپنی ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع منعقد کریں اور صرف ہر مقابلہ میں سے اول آنے والی بچی کو سالانہ اجتماع ربوہ کے مقابلہ جات کے لئے لائیں ربوہ کے اجتماع سے فائدہ اٹھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں تاکہ یہاں کے بہترین اور دلچسپ پروگرام کو دیکھ کر بچوں میں شوق بڑھے۔

بعض ایسی لجنات بھی اجتماع کے موقعہ پر شامل ہوتی ہیں جہاں ناصرات کا کام پروگرام کے مطابق باقاعدہ نہیں ہو رہا ہوتا ایسی لجنات بھی اپنی بچیوں کو ہمراہ لائیں تاکہ آئندہ کے لئے وہ تیار ہو سکیں۔

پروگرام کے متعلق ہدایات

۱۔ **تلاوت:** چھوٹے گروپ سے پہلے پانچ سیپاروں میں سے اور بڑے گروپ سے آخری پانچ پاروں میں سے سنا جائیگا۔

۲۔ **بیت بازی:** بڑے گروپ کا بیت بازی کا مقابلہ ہوگا گر اشعار صرف درثمین۔ کلام محمود اور درعدن میں سے پڑھے جائیں گے۔

۳۔ **تقاریر:** تقاریر کے لئے دس سال تک کی لڑکیوں کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر صرف تین منٹ زبانی تقریر کرنی ہوگی (۱) دیانت (۲) فرمانبرداری (۳) خلفائے راشدہ میں سے کسی ایک خلیفہ کے حالات

دس سال سے پندرہ سال تک (بڑا گروپ) کے لئے وقت پانچ منٹ ہوگا اور اسی طرح مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہوگی

(۱) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) پردہ (۳) ہم کیوں احمدی ہیں۔

۴۔ اجتماع کے ایام میں دینی معلومات کا کوئی امتحان نہیں ہوگا بلکہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں راہ ایمان اور ایک اور رسالہ (جو زیر طبع ہے) کا امتحان ہوگا۔ راہ ایمان کا پچھلے سال دو گروپ کا امتحان ہوا تھا اب جن لڑکیوں نے پہلے حصہ کا امتحان دیا تھا وہ ساری کتاب کا امتحان دیں اور جو لڑکیاں کسی وجہ سے امتحان میں شرکت نہ کر سکی تھیں وہ بھی شامل ہوں اور راہ ایمان کے پہلے حصہ کا امتحان ان چھوٹی بچیوں کا لیا جائے جو پہلے شریک نہ تھیں اور جو نیا رسالہ ہمارا شائع ہو رہا ہے اس میں وہ لڑکیاں امتحان دیں جو مکمل راہ ایمان کا امتحان دے چکی ہیں۔

امتحانات کی سندات اور انعامات سالانہ اجتماع کے موقع پر تقسیم ہوں گے

۵۔ چھوٹے گروپ کے لئے کھیل (۱) سیدھی دوڑ (۲) پیغام رسانی (۳) جھنڈا جنگ

بڑے گروپ کے لئے کھیل (۱) پیغام رسانی (۲) تین ٹانگوں کی دوڑ (۳) رسی پھلانگتے ہوئے دوڑنا۔

۶۔ ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا چندہ حسب استطاعت ہے اور کم از کم ایک آنہ لازمی ہے جو ہر لڑکی سے وصول کیا جائے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔؟ کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر کا کامیاب سالانہ اجتماع

۷ اور ۸ر جولائی ۶۲ء کو بمقام احمد آباد سٹیٹ مجالس ہائے انصار اللہ ضلع تھرپارکر کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع بفضل خدا بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا کل پانچ اجلاس ہوئے جس میں صدارت کے فرائض جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب اور قریشی عبدالرحمٰن صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ علاقائی نے سرانجام دیئے۔ ان اجلاسوں میں کل سترہ تقاریر ہوئیں مقررین میں مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مکرم محمد عمر صاحب بی اے اور محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربیان سلسلہ قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ ثانی اور مولوی نثار احمد صاحب نومسلم وقف جدید کے نام قابل ذکر ہیں اسی طرح جامعہ احمدیہ کے دو طلباء سلطان احمد صاحب اور محمد جلال صاحب شمس نے جامعہ احمدیہ میں طلباء کو داخل کرانے کے لئے پر زور تحریک کی۔

اس مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ یعنی محترم چوہدری عبدالحمید صاحب اور مکرم حکیم میاں محمد اشرف صاحب نے ذکر حبیب کے ضمن میں مسیح پاک کے زمانہ کے واقعات بیان کرکے اس مجلس کی پاکیزگی اور روحانیت میں بہت اضافہ کر دیا۔

اس اجتماع میں درس قرآن ۔ درس حدیث اور درس کتب و ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاص انتظام تھا وقفہ وقفہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا جاتا رہا آٹھ کو صبح کی نماز باجماعت ادا کی گئی جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین اور دیگر بزرگان سلسلہ کی صحت کاملہ اور جماعت کی عام ترقی و بہتری کے لئے خاص درد و الحاح سے دعائیں کی گئیں ایک فی البدیہہ تقریری مقابلہ بھی ہوا جس میں دس اصحاب نے حصہ لیا اور نتیجۃً چوہدری فضل الدین صاحب طارق اور مولوی سلطان احمد صاحب زعیم محمد آباد اول و دوئم آئے اور مجموعی طور پر عزیزم چوہدری محمد اسلم صاحب شاد (فارم) اول آئے کھیلوں کے مقابلہ میں بھی انصار نے پوری دلچسپی اور شوق سے حصہ لیا۔

اس اجتماع میں تیرہ مجالس کے تقریباً دو صد اراکین نے شرکت فرمائی اور اس طرح یہ پہلا اجتماع نہائت درجہ کامیابی و کامرانی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(ناظم انصار اللہ ضلع تھرپارکر)

چک ۳۳ جنوبی میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا کا ایک تربیتی اجلاس مورخہ ۱۵/۶/۶۲ کو بعد نماز ظہر منعقد ہوا صدارت کے فرائض جناب چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ نے ادا فرمائے۔ چوہدری ریاض احمد صاحب باجوہ قائد مجلس نے نظام خلافت کی برکات کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا بعد ازاں صدر صاحب جلسہ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار چوہدری محمد اکرم باجوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔
(چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا)

کمزور بچوں کی بہترین دوا

ٹی بی ٹانک ۳/-

مچھروں سے بچنے کا بے نظیر نسخہ

نیو ماسکیٹو آئل ۱/۲۵ = ۷۵/-

نوٹ: ہر شہر میں ان دواؤں کے لئے سٹاکسٹوں اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور،

فرحت علی جیولرز

فون نمبر ۲۶۲۳

۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس فیس ۱۹ روپے

کمیونسٹ چین کو تاریخ میں پہلی بار یونیسکو کے اجلاس میں شرکت کی اجازت

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا چین اس اجلاس میں شرکت کرے گا

پیرس ۱۸ - جولائی۔ کمیونسٹ چین کو تاریخ میں پہلی بار اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائینسی و ثقافتی ادارہ کے اجلاس میں شرکت کی اجازت ملی ہے۔ کمیونسٹ چین کو اس امر کی اجازت دی گئی ہے کہ اگر وہ پسند کرے تو مسلح تصادم کی صورت میں ثقافتی جائیداد کے تحفظ سے متعلق کنونشن کے رکن ممالک کے اجلاس میں شریک ہو سکتا ہے جو کل پیرس میں شروع ہوا۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا کمیونسٹ چین اس اجلاس میں شریک ہوگا یا نہیں چیکوسلواکیہ کے مندوب نے اجلاس میں تجویز پیش کی کہ ایجنڈا سے یہ پیرا حذف کر دیا جائے کہ اس اجلاس میں یونیسکو یا اقوام متحدہ کے رکن ممالک ہی شریک ہو سکتے ہیں۔ روسی مندوب نے یہ کہتے ہوئے چیکوسلواکیہ کے مندوب کی تائید کی کہ کنونشن کا تعلق پوری نوع انسانی سے ہے بلغاریہ کے مندوب نے بھی تجویز کی حمایت کی چیکوسلواکیہ کی یہ تجویز ۱۵ کے مقابلہ میں ۲۰ ووٹوں سے منظور کر لی گئی۔ ۱۳ ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہ لیا۔ امریکی مندوب نے جو اپنی حکومت کی جانب سے کنونشن کی ابھی تک تصدیق نہ ہونے کے باعث مبصر کی حیثیت سے اجلاس میں شریک تھا مطالبہ کیا کہ رائے شماری دوبارہ کرائی جائے۔ دوبارہ رائے شماری پر بھی چیکوسلواکیہ کی تجویز منظور ہو گئی۔ اس مرتبہ تجویز کے حق میں ۲۰ ووٹ آئے۔ ثقافتی جائیداد کے حقوق سے متعلق کنونشن آٹھ سال قبل منظور کیا گیا تھا۔ کنونشن پر دستخط کرنے والے پچاس ممالک ہیں۔ ۲۷ ممالک کے نمائندے اجلاس میں موجود تھے۔ سترہ دیگر ممالک نے جنہوں نے ابھی تک کنونشن کی توثیق نہیں کی۔ اپنے مبصر بھیجے ہیں۔

سماجی برائیوں کے انسدادی کمیشن کا دورہ مکمل ہو گیا

لائل پور ۱۸ - جولائی۔ سماجی برائیوں کے استیصال کے کمیشن نے جس کے صدر پروفیسر اے بی حلیم ہیں۔ مغربی پاکستان کا دورہ مکمل کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ کمیشن فوری طور پر مشرقی پاکستان کا تین ہفتہ کا دورہ کرے گی اور اس کے دوران ڈھاکہ، چاٹگانگ، جیسور، میمن سنگھ اور دوسرے بڑے شہروں کا دورہ کرے گا۔ کمیشن مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد کے خیالات قلمبند کر چکا ہے جن میں کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس بنیادی جمہوریتوں کے ارکان و بار ایسوسی ایشن کے ارکان اور سماجی کارکن شامل ہیں۔

کمیشن اب تک اردو۔ انگریزی۔ پشتو سندھی اور بنگالی میں بارہ ہزار سے زائد سوالنامے جاری کر چکا ہے اور ان کے ذریعے سماجی برائیوں کے استیصال کے بارے میں ان کے خیالات معلوم کر چکا ہے توقع ہے کہ کمیشن سال رواں کے آخر تک اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گا۔

مال روڈ کو اور کشادہ کیا جائے گا

لاہور ۱۸ - جولائی۔ مال روڈ کو نہر کے پل سے چیئرنگ کراس تک مزید کشادہ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے جو سکیم مرتب کی گئی ہے اس پر تقریباً چار لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اس سے قبل چیئرنگ کراس سے ٹاؤن ہال تک مال روڈ کو کشادہ کرنے پر بارہ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ نہر کے پل سے چیئرنگ کراس تک مال روڈ کو مزید کشادہ کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے کہ گلبرگ وغیرہ کی نئی بستیوں کی تعمیر سے مال روڈ کے مذکورہ حصہ میں ٹریفک بڑھ گیا ہے اور موجودہ سڑک اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سڑک کے کنارے دونوں جانب گھاس کے پلاٹ ختم کر کے وہاں پختہ سڑک تعمیر کی جائے گی اور دونوں طرف صرف ڈیڑھ دو فٹ جگہ سبزہ زار کے لئے چھوڑی جائے گی۔ گورنمنٹ ہاؤس سے نہر کے پل تک کے علاقہ میں روشنی کا بھی

پیراشوٹ سے کودنے کا نیا عالمی ریکارڈ

بلغراد ۱۸ - جولائی۔ یوگوسلاویہ کے ایک ہوا باز مارجن میٹرچ نے پیراشوٹ کے ذریعہ دو ہزار میٹر کی بلندی سے کودنے کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ میٹرچ پیراشوٹ کے ذریعہ دو مرتبہ نیچے کودا۔ پہلی مرتبہ وہ عین نشانہ پر اور دوسری مرتبہ نشانہ سے ۰۲۵ء میٹر دور اترا۔ اس سے پہلے نشانہ سے ۰۳۵ء میٹر دور اترنے کا عالمی ریکارڈ بھی ایک یوگوسلاوی باشندہ ڈرام جا تو پچ نے قائم کیا تھا۔

شاہ مراکش کو دورہ امریکہ کی دعوت

رباط ۱۸ - جولائی۔ مراکش ریڈیو نے گزشتہ رات ایک اعلان میں بتایا کہ صدر کینیڈی نے مراکش کے شاہ حسن دوم کو امریکہ کا سرکاری طور پر دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

اقدام خودکشی سے باز رکھنے کے لئے مشورے دینے کا مرکز

یہ مرکز جاپان کی قدیم ترین یونیورسٹی میں قائم ہے

ٹوکیو۔ ۱۸ - جولائی۔ ٹوکیو میں خودکشی کا ارادہ رکھنے والوں کو خودکشی سے باز رکھنے کے لئے مشورے دینے کے مرکز میں خودکشی کے رجحانات رکھنے والے افراد کا تانتا لگا رہتا ہے۔ اس مرکز میں خودکشی کا رجحان رکھنے والے افراد کو اس اقدام سے باز رکھنے کے لئے مشورے دیئے جاتے ہیں اور ان کا نفسیاتی علاج بھی کیا جاتا ہے۔ یہ مرکز جاپان کی قدیم ترین یونیورسٹی ٹوکیو یونیورسٹی میں واقع ہے۔ مرکز کے کلینک کا عملہ دماغی امراض کے چھ معالجوں پر مشتمل ہے۔ کلینک کے معالج اعلیٰ ڈاکٹر نکاموراکا کہنا ہے کہ مرکز اپریل ۱۹۶۰ء میں اپنے قیام کے بعد سے اب تک سو "مریضان خودکشی" کو مشورے دے چکا ہے اور مریضوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر نکامورا نے کہا ہے کہ مریضوں کو خودکشی کے اقدام سے باز رکھنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں اور مریضوں پر یہ حقیقت واضح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ ذہنی طور پر پریشان ہیں اور خودکشی سے ان کے مسائل کا حل ممکن نہیں۔ بعض مریضوں سے تحریری طور پر یہ حلف اٹھوایا جاتا ہے کہ وہ خودکشی نہیں کریں گے۔

اسلامی کتابوں کی لائبریری کے لئے تحائف

لاہور ۱۸ - جولائی۔ محکمہ اوقاف کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ناظم اعلیٰ اوقاف مغربی پاکستان اسلامی کتابوں کی مجوزہ لائبریری کے لئے کتابوں کے تحائف کا خیر مقدم کریں گے یہ لائبریری ایس پی ایس کے ہال میں قائم کی جائے گی۔ کچھ عرصہ قبل جب لائبریری کے قیام کی تجویز پیش ہوئی تھی تو بے شمار افراد نے کتابوں کی پیشکش کی تھی لیکن اس وقت لائبریری کے لئے جگہ کا کوئی انتظام نہیں تھا عوام اس لائبریری سے استفادہ کر سکیں گے۔ محکمہ اوقاف کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس لائبریری کے لئے جو کتابیں بطور تحفہ بھیجی جائیں وہ اسلامیات سے متعلق ہونی چاہئیں۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

بخش دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انسان کے پچھلے گناہ اس کے کسی ایک نیک فعل سے خوش ہو کر بھی بخش سکتا ہے اور وہ چاہے تو ایک گناہگار کو ہر وقت بخش سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کسی دوسرے کو ناحق اذیت دینے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جو کفار کے ہاتھوں سے اذیت پائی آپ کی یہ قربانی رائیگاں تھی ہرگز نہیں۔ البتہ اگر آپ کو انسان نہ مانا جائے اور خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا مانا جائے تو ایسی قربانی کا انسانوں کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے صادق بندوں کی طرح گنہگار انسانوں کی ہدایت کے لئے ایک عظیم سبق دیا مگر یہ ایسا سبق ہے جو ہر فرستادہ حق کو دینا پڑتا ہے اور دنیا والوں کی طرف سے جو مصائب ان کو پہنچتے ہیں ان میں صابر و شاکر رہنا انسانوں کے لئے عظیم سبق ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں بڑی بڑی قربانیاں دیتی ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جو عظیم الشان قربانیاں دی ہیں ان کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ "احد احد" کہنے پر کیا کیا اذیتیں ان کو نہیں دی جاتی تھیں اور موت کے مونہہ میں جاتے ہوئے بھی وہ

فزت و رب الکعبہ

یعنی "رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا ہوں" پکارتے تھے۔ ان میں سے کسی نے ایلی ایلی لما سبقتنی تک نہیں کہا۔ ہماری دانست میں یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں کی بنائی ہوئی افتراء ہے تاکہ وہ آپ کی صلیبی موت کو نعوذ باللہ "لعنتی موت" ثابت کر سکیں کیونکہ لعنت کے معنی یہی ہیں کہ اس کو خدا نے چھوڑ دیا۔ افسوس ہے کہ عیسائیوں نے یہودیوں کی اس افتراء کو "کفارہ" کے شوق میں صحیح مان لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کو داغدار بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو بندے خدا تعالیٰ کے لئے قربانیاں دیتے ہیں وہ ان کی ذات کے لئے بھی بڑے بڑے انعامات کا ذریعہ

بنتی ہیں ان کو ان قربانیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے جوار میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات دیئے جاتے ہیں جو انسان کی روحانی زندگی کا حاصل و مقصود ہے۔ لیکن جو شخص ایسی خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا ہو اسکو ذاتی طور پر قربانی کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اسکی قربانی لوگوں کے لئے گمراہی اور اپنے لئے ناحق مصیبت سہیڑنے والی بات ہے۔

بہتر انتظام کیا جائے گا۔ اس سکیم پر اسی مالی سال میں عملدرآمد ہوگا اور امید ہے کہ عملی کام دو ایک ماہ میں شروع کر دیا جائے گا۔

وزیر اعظم ایران ڈاکٹر علی امینی مستعفی ہو گئے، متوازن بجٹ تیار کرنے میں ناکامی

"اپنے دوستوں کے مقابلہ میں امریکہ غیر جانبدار ملکوں کو زیادہ امداد دیتا ہے" (علی امینی)

تہران ۱۹ جولائی۔ ایران کے وزیر اعظم مسٹر علی امینی اور ان کی کابینہ کے ارکان مستعفی ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر علی امینی نے کہا ہے "میں اس لئے مستعفی ہو رہا ہوں کہ امریکہ کی طرف سے ایران کو مطلوبہ مقدار میں اقتصادی اور فوجی امداد نہیں مل رہی اور امداد دینے میں بھی سست روی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے"۔

علی امینی نے کہا ہے کہ امریکی امداد کے بغیر ایران کا کام نہیں چل سکتا۔ شاہ ایران نے مسٹر علی امینی کا استعفیٰ قبول کر لیا ہے لیکن ان سے کہا ہے کہ جب تک نیا وزیر اعظم نامزد نہیں کیا جاتا اس وقت تک آپ کام کرتے رہیں۔ ڈاکٹر علی امینی نے کہا کہ میں شاہ کی ہدایت کے مطابق نئے وزیر اعظم کی نامزدگی کے اعلان تک کام کرتا رہوں گا لیکن نئی حکومت بنانے کی پیشکش کبھی قبول نہیں کروں گا۔

ایران کے بجٹ میں ڈھائی کروڑ پونڈ کے خسارہ کو دور کرنے کے لئے ایرانی کابینہ نے گذشتہ ہفتے متعدد اجلاس منعقد کئے جن میں بجٹ متوازن کرنے کے اقدامات پر غور کیا گیا۔ ان میٹنگوں کے دوران وزیر اعظم مسٹر علی امینی نے متعدد بار یہ اعلان کیا کہ اگر میں بجٹ کو حقیقی معنوں میں متوازن نہ بنا سکا تو میں مستعفی ہو جاؤں گا۔ انہوں نے تمام سول محکموں اور سرکاری اداروں کے اخراجات میں پندرہ فیصد کمی کا اعلان کیا تا کہ اگر بجٹ کو متوازن نہ بنایا جا سکا تو خسارہ کم سے کم کیا جائے اور یہ خسارہ موزوں حد سے زیادہ نہ ہو۔ ڈاکٹر علی امینی نے ایران کے لئے امریکہ کی اقتصادی اور فوجی امداد میں سست روی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے مئی ۶۱ء میں ایران کے وزیر اعظم کے فرائض سنبھالے تھے اور میری وزارت کے چودہ مہینوں کے دوران امریکہ نے ایران کو صرف تین کروڑ ڈالر امداد دی انہوں نے کہا کہ امریکہ اپنے دوست ملکوں کے مقابلوں میں غیر جانبدار اور حلیف ملکوں کے مخالفوں کو زیادہ امداد دیتا ہے اور امریکہ کا یہ رویہ ہمارے لئے ناقابل فہم ہے۔ ڈاکٹر علی امینی نے کہا کہ میں موجودہ حالات میں اور اپنی کمزوری صحت کے باعث وزارت عظمیٰ کی ذمہ داریاں نہیں سنبھال سکتا۔ انہوں نے کہا کہ متوازن بجٹ مرتب کرنے میں ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہی تھی کہ امریکہ نے ایران کے لئے اقتصادی اور فوجی امداد کم کر دی اور امداد پہنچانے میں بھی تساہل سے کام لیا۔ ایرانی وزیر اعظم نے کہا کہ امریکہ نے پچھلے چودہ مہینوں میں صرف تین کروڑ ڈالر کی امداد دے کر ایران سے نا انصافی کی ہے کیونکہ غیر جانبدار ملکوں اور امریکہ کے ساتھی ملکوں کے مخالفوں کو امریکہ کہیں زیادہ مقدار میں امداد دیتا ہے۔

ڈاکٹر علی امینی نے گذشتہ سال مئی کو تہران میں طلباء اور اساتذہ کے مظاہروں کے بعد ایران کی وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا تھا انہوں نے برسر اقتدار آنے کے بعد اقتصادی اور مالی ترقی اور سرکاری اخراجات میں کفایت کے لئے بعض اقدامات کئے انہوں نے زرعی اصلاحات بھی نافذ کیں جن کے باعث بڑے زمینداروں، صنعت کاروں اور بدعنوان عناصر کی بڑی تعداد ان کے خلاف ہو گئی تھی۔ مسٹر علی امینی نے سول محکموں اور فوج اور معاشرہ کو رشوت ستانی اور بدعنوانی سے پاک کرنے کے لئے سرگرم مہم شروع کی تھی اس مہم کے دوران بیسیوں اعلیٰ سرکاری ملازموں فوج کے بڑے بڑے افسروں، سابق وزیروں اور بڑے بڑے تاجروں کو رشوت اور بدعنوانیوں کے الزام میں جیل بھیج دیا تھا۔ ڈاکٹر امینی نے اپنی پریس کانفرنس میں بتایا کہ نئے وزیر اعظم کے انتخاب کے سلسلہ میں ایران کی نیشنل آئیل کمپنی کے چیئرمین مسٹر عبداللہ انتظام کا نام تجویز کیا گیا ہے لیکن اس سلسلہ میں آخری فیصلہ کا انحصار شاہِ ایران پر ہے۔

"پاکستان نے ہمیشہ حق و انصاف کی حمایت کی ہے" (جنرل قاسم کا اعلان)

"عراق کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتا رہیگا" وزیر خارجہ ہاشم جواد کی یقین دہانی

بغداد ۱۹ جولائی۔ عراق کے وزیر اعظم جنرل قاسم نے کہا ہے کہ پاکستان شروع ہی سے حق و انصاف کا حامی رہا ہے انہوں نے کل پاکستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حق و انصاف کی حمایت کرنے والے بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ عراق کے وزیر خارجہ مسٹر ہاشم جواد بھی اس موقعہ پر موجود تھے انہوں نے مسٹر دہلوی کو یقین دلایا کہ عراق کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتا رہے گا۔ جنرل قاسم نے بات چیت کے دوران پاکستان اور عراق کے درمیان گہرے تعاون اور دوستانہ تعلقات پر اطمینان کا اظہار کیا انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات آئندہ اور مستحکم ہوتے جائیں گے انہوں نے کہا کہ عراق بھی پاکستان کی طرح سامراج کے خلاف جنگ کرتا رہا ہے مسٹر دہلوی سے گفتگو کرتے ہوئے جنرل قاسم نے کہا میں پاکستان کی کامیابی اور خوشحالی کا خواہاں ہوں۔ انہوں نے مسٹر دہلوی سے کہا آپ صدر ایوب اور پاکستانی عوام کو میرے جذبات سے آگاہ کر دیں۔ مسٹر دہلوی عراق کے جشن آزادی میں حصہ لینے والے پاکستانی وفد کے سربراہ کی حیثیت سے بغداد گئے ہوئے ہیں۔

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر اب رو بصحت ہیں

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لندن نے اطلاع دی ہے کہ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کا اپریشن ہو چکا ہے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے انکی صحت پہلے سے کافی اچھی ہے احباب سے التماس ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کی کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

امانت فنڈ تحریک جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے نام ضروری ارشاد

صدر انجمن احمدیہ (امانت ذاتی) میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید (امانت تحریک جدید) کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے۔

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اشاعت لٹریچر اور انصار اللہ کی ذمہ داری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو روحانی خزائن ہمیں دئے ہیں ان کا دنیا کی تمام سعید روحوں تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ مجلس انصار اللہ اس ضمن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی استطاعت کے مطابق مفید کام کر رہی ہے اور عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب لکھائی چھپائی کے ساتھ لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔ ماہنامہ انصار اللہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ اصل اخراجات سے کم قیمت پر مہیا کیا جا رہا ہے۔ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مرکز کو مالی امداد دینا پڑتی ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اشاعت لٹریچر کا یہ نہایت مفید سلسلہ جاری رہے تو تمام اراکین مجلس انصار اللہ اشاعت لٹریچر کا چندہ جس کی کم از کم شرح ایک روپیہ سالانہ ہے ازراہ کرم جلد ادا فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد انیس الرحمٰن صادق بنگالی طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

منیر احمد ناصر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲